سید یونس الحسنی بخاری کی رحلت

سید محمد کفیل بخاری

ممتاز شاعر، ادیب، کالم نگار اور خاندانِ امیر شریعت کے فردِ فرید سید محمد یونس الحسنی البخاری ۴/ جون ۲۰۰۹ء کو لاہور میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

سید یونس الحسنی ۱۳/ دسمبر ۱۹۴۹ء میں پیدا ہوئے اور حیاتِ مستعار کا سفر ساٹھ برس میں مکمل کر کے راہیٔ ملک عدم ہوئے۔ وہ چند برسوں سے یرقان کے مرض میں مبتلا تھے، لیکن چند ماہ قبل مرض شدت اختیار کر گیا۔ کوئی علاج کارگر نہ ہوا، بالآخر سفر زندگی اختتام پذیر ہو گیا۔ ۵/ جون کو اپنے آبائی گاؤں ناگڑیاں (ضلع گجرات) کے جدّی قبرستان میں والدین کے قدموں میں آسودۂ خاک ہوئے۔ انھوں نے پسماندگان میں بیوہ، ایک بیٹا محمد عمر اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

سید یونس الحسنی کے والد ماجد سید عبدالحمید بخاری رحمتہ اللہ علیہ میری والدہ ماجدہ مدظلہا اور حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کے اکلوتے حقیقی ماموں تھے۔ اس طرح سید یونس الحسنی حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے بھتیجے اور ابن امیر شریعت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کے حقیقی ماموں زاد تھے۔ انھوں نے زندگی کا زیادہ حصہ گجرات میں گزارا۔ دینی و علمی ماحول گھر میں ملا۔ گارڈن کالج راولپنڈی سے بی اے تک تعلیمی سفر مکمل کیا۔ ۱۹۶۵ء میں والد ماجد کا انتقال ہوا تو وہ زیر تعلیم تھے۔ گجرات کے ایک سکول میں بحیثیت مدرس عملی زندگی کا آغاز کیا۔ وہ پنجاب ٹیچرز یونین کے سیکرٹری جنرل بھی رہے۔ قیام پاکستان سے قبل اُن کے والد ماجد سید عبدالحمید بخاری رحمتہ اللہ علیہ امرتسر سے ماہنامہ ”الارشاد“ نکالا کرتے تھے۔ نہایت علمی و تحقیقی مجلّہ تھا۔ یقیناً اس کے مطالعہ نے اُن کے علمی و ادبی ذوق کو جلا بخشی۔ زمانہ طالب علمی میں ہی شعر کہنے لگے اور گجرات کی ادبی تنظیم ”قلم قبیلہ“ سے وابستہ ہو گئے۔ ادبی اجلاسوں میں شریک ہوتے اور اپنی شعری و نثری کاوشیں پیش کرتے۔ گجرات کے معروف شاعر مختار احمد کاشف اُن کے بہترین دوستوں میں سے تھے۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کی بنیاد پر تھوڑے ہی عرصے میں ایک پختہ شاعر اور منجھے ہوئے نثر نگار کے طور پر پہچانے جانے لگے۔ انھوں نے حمد، نعت، منقبت، سلام، نظم اور غزل میں طبع آزمائی کی۔ لیکن نعت و نظم میں اُن کی فنی صلاحیتیں اور جذبات زیادہ اجاگر ہوئے۔ حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اُن کے ایمان کا نور تھا، جس سے اُن کا قلب تادم آخر منور رہا۔

سید یونس الحسنی زمانۂ طالب علمی سے ایک بہترین مقرر بھی تھے۔ خطابت اُن کو ورثہ میں ملی تھی۔ ۱۹۷۰ء میں وہ تحریک طلباء اسلام سے وابستہ تھے اور تحریک کے اجتماعات میں اپنی تقریروں سے طلباء کے دلوں کو گرماتے، ذہنوں کو اُجالتے اور جذبوں کو اُبھارتے تھے۔ ۱۹۷۴ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت برپا ہوئی تو انھوں نے گجرات میں اپنے (پھوپھی زاد) بھائی حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک میں بھرپور حصہ لیا اور فعال کردار ادا کیا۔ وہ گرفتار بھی ہوئے اور جواں مردی سے قید کاٹی۔ تحریک تحفظ ختم نبوت میں وہ گجرات کے جلسوں کی رونق ہوا کرتے تھے۔

شاعری وصحافت میں، عظیم شاعر وصحافی آغا شورش کاشمیریؒ کے شاگرد تھے۔ ۱۹۷۵ء میں اُن کی والدہ ماجدہؒ کے شدید اصرار اور خواہش پر مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ انھیں آغا شورش کاشمیریؒ کے پاس دفتر ''چٹان'' لاہور چھوڑ آئے۔ انھوں نے تقریباً ایک سال شورش مرحوم کی تربیت میں گزارا۔ شورش کا انتقال ہوا تو وہ لاہور چھوڑ کر گجرات واپس آ گئے۔ شورش مرحوم کی شاگردی پر وہ ہمیشہ بہت فخر کرتے تھے۔ اس زمانے میں شورش مرحوم سے وابستہ واقعات کے شاہد اور حسین یادوں کے امین تھے۔ انھوں نے ہفت روزہ ''چٹان'' میں لکھنا شروع کیا۔ نظم و نثر میں شورش سے اصلاح لی۔ جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے علم وخطابت سے بہت متاثر تھے۔ شاعری میں اُن سے بھی اصلاح لیا کرتے۔ حضرت ابوذر بخاریؒ کی زیر ادارت شائع ہونے والے ماہنامہ ''الاحرار'' لاہور میں بھی اُن کی قلمی کاوشیں شائع ہوتی رہیں۔ ہفت روزہ ''چٹان'' لاہور، ماہنامہ ''الاحرار'' لاہور اور ماہنامہ ''نقیبِ ختم نبوت'' میں اُن کی شاعری اور مضامین شائع ہوتے رہے۔ ہفت روزہ ''ضربِ مؤمن'' اور روزنامہ ''اسلام'' میں کئی برس مستقل کالم لکھے۔ قومی اخبارات میں بھی اُن کے مضامین، کالم اور تجزیے شائع ہوتے رہے۔ وہ ماہنامہ ''نقیبِ ختم نبوت'' کے مستقل رفیق فکر تھے۔ از اوّل تا آخر مجلس احرار اسلام سے وابستہ رہے۔ حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر ۱۹۹۹ء سے ۲۰۰۷ء تک دفتر مجلس احرار اسلام لاہور میں مستقل خدمات انجام دیں۔ بعد میں اپنی علالت کی وجہ سے جز وقتی خدمات انجام دیتے رہے۔ دفتر احرار لاہور میں قائدِ احرار ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کے ماہانہ درسِ قرآن و مجلس ذکر میں اہتمام کے ساتھ باقاعدہ شریک ہوتے۔ وہ مجلس احرار اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے۔ احرار سے وابستگی کا یہ عالم تھا کہ شدید علالت کے آخری تین چار مہینوں میں بھی انھوں نے ''نقیبِ ختم نبوت'' کے لیے مضامین تحریر فرمائے۔ اُن کی شاعری اور مضامین کے مجموعے زیر طبع ہیں۔

سید یونس الحسنی البخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی ظاہری و باطنی کیفیتوں کے اعتبار سے ایک خوبصورت انسان تھے۔ اُن کی زبان سے ہم نے کبھی بُرا لفظ نہیں سنا۔ دوستوں کے مخلص اور سچے دوست تھے۔ دفتر احرار میں وہ احباب کا جس طرح پرتپاک استقبال کرتے اور جس محبت وخلوص سے پیش آتے، جس طرح گھل مل جاتے، جس طرح شفقت و پیار کرتے، اسے کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ حقیقتاً وہ رونقِ مجلس احرار تھے۔ دفتر میں ہر چھوٹے بڑے کی آنکھ پُرنم ہے۔ شاہ جی کی یاد میں ہم سب اُداس ہیں۔

ویراں ہے مے کدہ، خم و ساغر اداس ہیں
تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

۵؍جون کو بعد نمازِ فجر لاہور میں اُن کی نمازِ جنازہ میں مجلس احرار اسلام کے رہنماؤں ملک محمد یوسف اور قاری محمد یوسف احرار نے ایک وفد کے ساتھ شرکت کی جبکہ میاں محمد اویس ناگڑیاں میں دوسری نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے۔ جناب پروفیسر خالد شبیر احمد اور جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے مجلس احرار اسلام کی طرف سے مرحوم کے بیٹے سید عمر یونس سے اظہارِ تعزیت کیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ کی قبر پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، حسنات قبول فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ آپ کی اولاد کی حفاظت فرمائے اور آپ کے بیٹے محمد عمر یونس کو آپ کا جانشین بنائے۔ (آمین) مجلس احرارِ اسلام کی تمام قیادت، کارکنان، ماہنامہ ''نقیبِ ختم نبوت'' کا عملۂ ادارت اور خاندانِ امیر شریعت کے تمام افراد اُن کی مغفرت کے لیے دعا گو ہیں اور بجائے خود تعزیت کے مستحق ہیں۔